ڈاکٹر تاثیر مرحوم (ادارہ)

# "بیم و رجاء"

دل است بندۂ "احرار" و جاں اسیرِ فرنگ
نہ بہرۂ ہمہ صلح و، نہ چارۂ ہمہ جنگ

میانِ کعبہ و "بت خانہ" عرصہ یک گام
میانِ شیخ و برہمن، ھزار ہا فرسنگ

نمود سر بسر اظہار و کوہکن یکتن
ہزار پیکرِ شیریں، فسرد در رگِ سنگ

بیا کہ خاوریاں نقشِ تازہ تر بستند
بیا کہ با زستانیم افسرد ورنگ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے ڈاکٹر تاثیر مرحوم کے نیاز مندانہ اور گھرے مراسم تھے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے دوران حضرت امیر شریعت دہلی پہنچے تو ڈاکٹر تاثیر سے جو ان دنوں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں وہیں پہ مقیم تھے ملاقات ہوئی، روانگی کے وقت تاثیر مرحوم نے بطور ہدیہ یہ اشعار تانگہ پر سوار ہوتے وقت شاہ جی کی خدمت میں پیش کئے اور اپنے مخصوص و معروف انداز میں پڑھ کر بھی سنائے۔ مرحوم کے انتقال کی جس روز خبر آئی تو حضرت شاہ جی تاثیر کی یاد میں آبدیدہ ہو گئے اور نہایت وارفتگی کے عالم میں یہ اشعار پڑھتے رہے۔ جس سے مرحوم کے افکار و نظریات اور جذبات واحساسات پر ہلکی سی روشنی پڑتی ہے کہ وہ کس ڈھنگ کے آدمی تھے اور ماحول نے انہیں کس ڈگر پہ ڈالے رکھا۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا